تعاون کرنا چاہیے۔

صحیح تلفظ کی جہاں تک ممکن ہو' کوشش کرنی چاہیے اور مشق بھی کرنی چاہیے تاکہ قرآن میں مہارت حاصل کرلی جائے اور اس کو اچھے طریقے پر بے تکلف اور رواں پڑھا جاسکے۔ لیکن اگر کوشش کے باوجود کوئی شخص اس میں کامیاب نہ ہوسکے تو وہ معذور ہے اور نہ صرف یہ کہ گناہ گار نہیں ہے بلکہ اسے دوگنا اجر ملے گا جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو شخص قرآن میں مہارت حاصل کرلے وہ معزز' فرماں بردار اور پیغام رساں فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کو اس طرح پڑھتا ہو کہ اس میں اٹکتا ہو اور روانی کے ساتھ پڑھنا اس کے لیے مشکل ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے (بخاری و مسلم)

آپ نے یہ درست لکھا ہے کہ اہل زبان کی طرح پڑھنا غیر زبان والوں کے لیے مشکل ہوتا ہے اس لیے اس بارے میں بے جا اور غیر ضروری سختی نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن اتنی لاپروائی اور نرمی بھی نہیں ہونی چاہیے کہ صحیح تلفظ اور ترتیل کے ساتھ پڑھنے کی کوشش ہی نہ کی جائے۔

قرآن کریم کی تلاوت فطری' طبعی اور غیر مصنوعی خوش آوازی کے ساتھ کرنے کی فضیلت احادیث میں آئی ہے اس لیے اس کا اہتمام کرنا مسنون بھی ہے اور مفید و موثر بھی ہے لیکن کچھ لوگ مصنوعی قسم کی خوش آوازی پیدا کرنے کے لیے موسیقی اور سرود کے طرز پر غیر ضروری مد و قصر اور زیر و بم کے تکلفات کرتے ہیں۔ یہ ممنوع ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے اور اپنی خداداد فطری خوش آوازی کے ساتھ رواں اور ہموار قرات کرنی چاہیے۔

سات طرح کی قراتوں میں قرآن پڑھنا لازم نہیں ہے بلکہ ایک متواتر قرات میں پڑھنا بھی کافی ہے۔ اگرچہ ان کا محفوظ رکھنا اور سات قراتوں کے قاری تیار کرنا ایک مفید اور مستحسن کام ہے۔ لیکن اس بارے میں کچھ لوگ غیر ضروری غلو کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض مقامات پر لوگوں میں فتنہ و فساد اور اختلاف و تشویش کی صورت بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ ایسی صورت میں سات طریقوں پر اصرار کرنا فائدے کی بجائے نقصان کا باعث بھی ہوسکتا ہے۔ اس لیے مصحف عثمانی کے مطابق صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور سات طریقوں پر پڑھنے اور پڑھانے کو لازم نہ کیا جائے!

نامساعد حالات میں کیا کریں

انسانی فطرت ہے کہ نامساعد اور حوصلہ شکن حالات میں ہمت پست ہونے لگتی ہے۔ قوت کار جیسے ختم ہوجاتی ہے۔ بعض وقت یہ احساس بھی ستاتا ہے کہ حالات کی سنگینی اپنے ہی کسی اقدام کی پیداکردہ ہے۔ ایسے میں انسان کیا کرے۔؟

ناساعد اور حوصلہ شکن حالات میں ہمت اور حوصلہ بر قرار رکھنے کا مسئلہ تو قلبی اور اندرونی ہے ' وجودی (existential) ہے ۔اس مسئلے کا حل تو ایک ہی جگہ مل سکتا ہے ' وہاں موجود بھی ہے ' موثر بھی ہے ۔وہ ہے اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کے پاس ۔ نسخہ بھی سیدھا ہے ۔اپنا اور اپنی زندگی کا رخ صرف اللہ کی طرف کرلیں ' اس کے 'چہرے 'کی طرف ۔اس کی توجہ اور رضا ہی کی طلب ہو ' اور ہر کام اسی کے لیے ہو ۔ آفلین نہ مقصود ہوں نہ محبوب ۔نہ کسی فانی کے ساتھ اپنے کو باندھیں ۔ فانی تو روز ابھرتے اور ڈوبتے ' چمکتے اور بجھتے ' پیدا ہوتے اور فنا ہوتے ہیں ۔جو ان کے ساتھ بندھا ہو گا ' اس کا حشر بھی یہی ہو گا ۔پھر ایک دن ہباء منثورا ہو جائے گا ' حالانکہ کرنے والے یہی سمجھتے ہیں کہ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۔ ایک ہی چیز باقی رہنے والی ہے ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ۔ جو حوصلہ 'ہمت اور عمل اس کے لیے ہو گا ' اس سے وابستہ ' وہ بھی باقی رہے گا ۔حضورؐ کی وفات سے بڑے حادثے کا مسلمان کیا تصور کر سکتا ہے ۔جب بھی یہی کہا گیا ۔ من یعبد اللہ فان اللہ حی لایموت من ، کان یعبد محمد افان محمد قدمات ۔

دنیاوی ناکامیوں سے حزن و غم فطری ہے ۔اس کے لیے دعائیں ہیں جو دعاؤں کی کتابوں میں مل جائیں گی ۔اپنی غلطیوں سے ناکامیاں ہوں ' تو ان پر استغفار ضروری ہے ۔ ناکامی کی وجہ اپنی غلطی ہی نہیں ' مشیت الٰہی بھی ہے ' حالات کی ناسازگاری بھی ہے ' بین الاقوامی حالات کی بھی قومی کی بھی ' اپنے کام کی کوتاہیاں بھی ہیں ' اپنی غلطیاں بھی ۔ لیکن حوصلہ اور ہمت ہارنے کا کیا سوال ۔ حوصلہ اور ہمت تو جنت کا ہونا چاہیے اور وہ کسی ناکامی سے دور نہیں ہوتی ۔ صرف نافرمانی سے دور ہوتی ہے ۔اس سے بچنا چاہیے ۔(خرم مراد)

ماہنامہ ترجمان القرآن یہاں سے حاصل کریں

(۱) قومی نیوز ایجنسی ' ہسپتال روڈ ۔اخبار مارکیٹ ۔لاہور
(۲) ماس میڈیا نیٹ ورک ۔وکیلاں والی گلی ' کچہری بازار ۔فیصل آباد
(۳) دفتر جماعت اسلامی ۔۹۸ ۔ای سٹیلائیٹ ٹاؤن ۔گوجرانوالہ
(۴) اسلامک بک سنٹر ۔مین بازار ۔شیخوپورہ
(۵) البدر ' گارڈن کالج روڈ ۔راولپنڈی
(۶) مکتبہ تعمیر انسانیت ۔ قائد اعظم روڈ ۔ڈیرہ غازی خان
(۷) افضل نیوز ایجنسی ۔چوک یادگار ۔پشاور
(۸) شیخ شوکت علی اینڈ سنز ۔احمد مارکیٹ لطیف آباد ۸ حیدر آباد
(۹) دی بک ڈسٹری بیوٹرز ۔ ۱۵۲ ۔بی خداداد کالونی کراچی